

## 207382-دن کے وقت چاند دیکھنے پر قمری مہینہ شروع یا ختم کیا جاسکتا ہے؟

سوال

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (جب تک چاند نہ دیکھو روزہ مت رکھو، اور روزے اسی وقت چھوڑو جب [عید کا] چاند دیکھ لو، اگر مطلع اب آلوہ ہو تو اس لیکے اندازہ لگاؤ) تاہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند دیکھنے کا وقت مقرر نہیں فرمایا، ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چاند دیکھنے کیلئے غروب آفتاب کے بعد کا وقت ہی مناسب تھا؛ کیونکہ اس وقت اس کے علاوہ کوئی چارہ کارہی نہیں تھا۔ لیکن آج کل جدید آلات کی مدد سے چاند کی پیدائش کے چند سینکڑوں کے بعد ہی چاند دیکھنا ممکن ہے، کچھ ایسا ہی پیرس میں ہوا کہ 29 شعبان کو صبح کے وقت بڑی آسانی سے چاند کی تصاویر اتنا ری گئیں:

[http://legault.perso.sfr.fr/new\\_moon\\_2013july8.html](http://legault.perso.sfr.fr/new_moon_2013july8.html)

اس کے علاوہ برا عظیم امر یکہ میں بھی لوگیں وقت کے مطابق 8:18 بجے چاند کی تصاویر لی گئیں:

<http://www.makkahcalendar.org/en/photoGallery.php>

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ عصر حاضر کے فقہاء کرام رویت بلال کیلئے مغرب کے بعد کا وقت ہی کیوں مقرر کرتے ہیں پہلے کیوں نہیں دیکھتے؟ یہ واضح رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رویت بلال غروب آفتاب کے ساتھ منسلک نہیں فرمایا۔

جواب کا خلاصہ

سابقہ پوری گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ:

شرعي طور پر جس رویت کو معتبر قرار دیا گیا ہے اور جس کی بنابر روزے رکھنے یا چھوڑنے کا حکم لا گو ہوتا ہے وہ صرف غروب آفتاب کے بعد والی رویت ہے، جبکہ دن کے وقت نظر آنے والے چاند پر کوئی حکم لا گو نہیں ہوتا۔

واللہ اعلم

پسندیدہ جواب

اول:

اللہ تعالیٰ نے چاند کو رات کی علامت بنایا ہے؛ چنانچہ یہ رات کے وقت ہی ظاہر اور عیاں ہوتا ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے :

**[وَجَعْلَنَا اللَّلِيْلَ وَالشَّمَارَ آتِيْنَ فَحْمَنَا آتِيْنَ أَبْيَهُ اللَّلِيْلَ وَجَعْلَنَا آتِيْنَ مُبْصِرَةً بِتَعْثُوْنَ أَفْلَامَ مِنْ رَبِّكُمْ وَلَتَعْثُوْنَ عَدْدَ الْشَّنِينَ وَالْجَنَابَ وَكُلَّ شَنِينَ وَقَنْلَهَا تَقْسِيلًا].**

ترجمہ : ہم نے رات اور دن کو اپنی قدرت کی نشانیاں بنایا ہے، رات کی نشانی کو تو ہم نے بے نور کر دیا اور دن کی نشانی کو روشن بنایا ہے تاکہ تم لوگ اپنے رب کا فضل تلاش کر سکو اور اس لیے بھی کہ سالوں کا شمار اور حساب معلوم کر سکو اور ہر چیز کو ہم نے خوب تفصیل سے بیان کر دیا ہے۔ [الإسراء: 12]

ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں :

"مطلوب یہ ہے کہ ہم نے رات کے لیے علامت بنائی، یعنی : اندھیرے چنانچہ اور چاند کے طلوع ہونے سے رات کا علم ہوتا ہے، اسی طرح دن کی بھی علامت بنائی ہے اور روہ روشنی اور طلوع آفتاب ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے سورج اور چاند میں فرق کرنے کیلئے ان کی روشنی میں فرق کیا ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے :

**[هُوَ الَّذِي جَعَلَ النَّهَنَ ضَيَّاءً وَأَنْقَرَ ثُوْرَ وَكَرَّةً مَنَازِلَ لَتَعْثُوْنَ عَدْدَ الْشَّنِينَ وَالْجَنَابَ تَقْنَنَ اللَّهُ وَكَلَّتِ الْأَبَانِقَ].**

ترجمہ : وہی ہے جس نے سورج کو تیز روشنی اور چاند کو نور والا بنایا اور اس کی منزلیں مقرر کیں، تاکہ تم سالوں کی گنتی اور حساب معلوم کرو، اللہ نے ان چیزوں کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے [یونس: 5] "انتی" "تفسیر ابن کثیر" (5/50)

اس لیے چاند سے تعلق رکھنے والے تمام احکامات رات کے وقت دیکھنے سے ہی ثابت ہوں گے دن کے وقت اگر چاند نظر آئے تو احکامات ثابت نہ ہوں گے۔

ابوالحسنات الحنفی کہتے ہیں :

"اس کا مطلب یہ ہوا کہ چاند رات کی نشانی ہے دن کی نہیں، اس لیے چاند اگر دن کے وقت نظر آجائے تو اس کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا، لہذا رویت ہلال ج اور روزوں وغیرہ سمیت قمری تقویم اور کلینڈر کیلئے اسی وقت معتبر ہوگی جب چاند رات کے وقت نظر آئے، کسی اور وقت کی رویت معتبر نہیں ہوگی" "انتی"

"الفلك الدوار في روایة الملاك بالنهار" (ص: 18)

یہی وجہ ہے کہ علمائے کرام کے ہاں اگر چاند دن کے وقت گرہن ہوتا ہو اور نظر آئے تو اس وقت نمازوں خصوف نہیں پڑھی جائے گی؛ کیونکہ چاند رات کے وقت نہیں بلکہ دن کے وقت نظر آیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اگر طلوع شمس کے بعد چاند کو گرہن لکھا شروع ہو جائے تو [شاٹی] مذہب میں بلا اختلاف چاند گرہن کی نمازوں نہیں پڑھی جائے گی" "انتی"  
"المجموع شرح المذنب" (5/54)

دوم :

چاروں فتحی مذاہب سمیت علمائے کرام کی عام رائے یہی ہے کہ دن کے وقت رویت ہلال پر کوئی بھی حکم لاگو نہیں ہوگا، چنانچہ اگر کوئی روزے دار 30 رمحان کو دن کے وقت چاند دیکھ لے تو وہ اپنا روزہ پورا کرے چھوڑے ملت، اسی طرح اگر غیر روزے دار نے 30 شعبان کو چاند دیکھا تو اسے اس دن کا روزہ نہیں رکھنا پڑے گا اور نہ ہی تھادینا ہوگی؛ کیونکہ دن کے وقت چاند نظر آنے کا کوئی اعتبار نہیں ہے، بلکہ رویت ہلال کا وقت صرف سورج غروب ہونے کے بعد ہی معتبر ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ (3/67) میں صحیح سند کے ساتھ ابو والیل سے مروی ہے کہ :

"ہمارے پاس عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا اور ہم اس وقت خانقین میں تھے؛ کہ چاند [متلف علاقوں میں] بڑا چھوٹا نظر آستا ہے، اس لیے اگر تم دن کے وقت چاند دیکھو تو روزہ مت چھوڑنا، یہاں تک کہ دو مسلمان گزشتہ رات چاند دیکھنے کی گواہی دے دیں" انتہی  
اسی طرح یہی میں صحیح سند کے ساتھ ہے کہ سالم بن عبد اللہ بن عمر رحمہ اللہ کہتے ہیں :  
"کچھ لوگوں نے عید کا چاند دن کے وقت دیکھا تو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اس دن اپنا روزہ مکمل کیا اور کہنے لگے : ہم اس وقت تک عید نہیں کریں گے جب تک رات کے وقت چاند نظر نہ آئے" انتہی

سنن الکبری از یہودی (2/435)

اسی طرح فتاوی عالمگیری (1/197) میں ہے کہ :

"اگر چاند زوال سے پہلے یا بعد میں نظر آئے تو اسے دیکھ کر روزہ رکھا جائے گا اور نہ ہی چھوڑا جائے گا" انتہی

ابوسحاق شیرازی کہتے ہیں کہ :

"عید اور رمضان کا چاند وہی ہے جو مغرب کے بعد دیکھیں" انتہی

المذب : (3/33)

شمس الدین الرملی کہتے ہیں :

"اگر چاند 29 تاریخ کو دن کے وقت نظر آئے رات کو نظر نہ آئے : تو ایسا کوئی بھی فقیہ نہیں ہے جو چاند کو دن کے وقت دیکھنے پر چاند نظر آنے سے متعلقہ احکامات لاگو کرے؛ کیونکہ یہ بات تو بالکل واضح ہے کہ دن کے وقت چاند دیکھنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا" انتہی

فتاوی الرملی : (2/78)

اسی طرح "کشف القناع" (2/303) میں ہے کہ :

"دن کے وقت ہلال دیکھنے کا کوئی اثر نہیں پڑتا، چنانچہ موثر ویت مغرب کے بعد کی ہی ہے" انتہی

اسی طرح لکھنؤی کہتے ہیں :

"چاروں فہنائے کرام نے صراحت کے ساتھ لکھا ہے کہ : صحیح بات یہی ہے کہ ہلال دن کے وقت دیکھنے کا کوئی اعتبار نہیں ہے، بلکہ اصل اعتبار رات کے وقت دیکھنے کا ہی ہے" انتہی

"الفلک الدوار" (ص: 19)

چنانچہ جن احادیث میں رمضان یا عید کو رویت ہلال کے ساتھ مسلک کیا گیا ہے وہ دن کے وقت رویت کے بارے میں نہیں ہیں بلکہ غروب شمس کے بعد رویت ہلال سے متعلق ہے۔

صدیق حسن خان کہتے ہیں کہ :

"صاحب شریعت نے اپنے فرمان : "صوم الرؤیۃ" [چاند دیکھ کر روزہ رکھو] میں جس رویت کا اعتبار کیا ہے وہ رات کے وقت کی رویت ہے، دن کے وقت کی نہیں ہے؛ کیونکہ دن کے وقت کی رویت معتبر ہی نہیں ہے، چاہے یہ رویت زوال کے بعد ہو یا پہلے، چنانچہ جس شخص کا موقف اس سے متصادم ہے تو وہ شرعی مقاصد سے کوئی دور ہے" انتہی

"الروضۃ الندیۃ" (2/11)

ابوالحسنات لکھنوی کہتے ہیں :

"کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہلال جس وقت بھی نظر آئے تو یہ مطلق طور پر روزہ چھوڑنے کا موجب ہوگا؛ کیونکہ حدیث میں ہے کہ : "آنفروا الرؤیة" [چاند بیکھ کرو زہ چھوڑو] ان کے مطابق اب یہاں دن اور رات میں فرق نہیں کیا گی، بلکہ حقیقت میں وہ لوگ احادیث کے صحیح معنی و مفہوم سے غافل ہیں کہ حدیث میں روایت مراد ہے جو کہ صرف رات کو ہوتی ہے دن کے وقت نہیں ہوتی" انتہی

"الٹک الدوار" (ص: 9)

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"کسی بھی قمری میئن کی ابتداء غروب شمس کے بعد کی روایت ہلال سے ہی ممکن ہے" انتہی

"مجموع فتاویٰ و رسائل عثیمین" (16/301)

سوم :

متعدد فتاویٰ کرام کی گفتگو میں ہے کہ جب ہلال دن کے وقت دیکھا جائے تو وہ آنے والی رات کا ہوتا ہے گزشتہ رات کا چاند نہیں ہوتا، فتاویٰ کرام کی اس بات کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ دن کے وقت چاند نظر آنے پر روایت ہلال کے احکامات مرتب ہوں گے؛ کیونکہ اصل میں وہ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ جب چاند شعبان یا رمضان کی 30 تاریخ کو دن کے وقت نظر آئے تو یہ آئندہ رات کا چاند ہے؛ اس لیے کہ 30 دن پورے ہونے کی وجہ سے مینہ مکمل ہو چکا ہے، لہذا فتاویٰ کرام کی یہ بات حقیقت حال بیان کرنے کیلیے ہے نہ کہ دن کے وقت چاند نظر آنے پر احکامات لا گو کرنے کیلیے، نیز دوسری طرف فتاویٰ کرام کی اس بات کا یہ مقصد بھی ہے کہ قاضی ابو یوسف رحمہ اللہ کے موقف کا رد ہو کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ 30 تاریخ کو دن کے وقت نظر آنے والا چاند گزشتہ رات کا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اگر [قمری میئن کی 30 تاریخ کے] دن کے وقت چاند نظر آجائے تو یہ آئندہ رات کا ہے چاند زوال سے پہلے نظر آنے یا بعد میں، ہمارا بلا اختلاف یہی موقف ہے، اسی کے ابو عینیہ، مالک، اور محمد حسین اللہ جمیع ائمّاں ہیں" انتہی  
"المجموع" (6/279) اسی طرح کی گفتگو "المغنى" از ابن قدامہ (3/173) میں بھی ہے۔

قلیلی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"دن کے وقت روایت ہلال سے کوئی اثر نہیں پڑتا، مطلب یہ ہے کہ : دن کے وقت چاند نظر آنے تو اسے گزشتہ رات کا شمار کر کر روزہ چھوڑا نہیں جاسکتا اور آئندہ رات کا شمار کر کر رمضان کی ابتداء نہیں ہو سکتی، تاہم ایک صورت میں اسے آئندہ رات کا چاند شمار کیا جاسکتا ہے جب 30 تاریخ کو دن کے وقت چاند نظر آنے پر اس چاند کی وجہ سے احکامات میں تبدیلی نہیں آتے گی؛ کیونکہ 30 تاریخ کو ویسے ہی قمری میئنہ مکمل ہو جاتا ہے، لیکن 29 تاریخ کو اگر دن کے وقت چاند نظر آنے تو پھر ایسا ممکن نہیں ہے؛ اس لیے 29 تاریخ کو مغرب کے بعد چاند دیکھنا ضروری ہے، کچھ لوگ دن کے وقت چاند دیکھنے کو معتبر سمجھتے ہیں لیکن ان کا موقف درست نہیں ہے" انتہی  
"کنز الراغبین" (2/65)

اسی طرح ابن عابدین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"[ابو عینیہ اور محمد بن حسن رحمہما اللہ] کے ہاں اگر چاند 30 تاریخ کو دن کے وقت نظر آجائے تو اسے آئندہ رات کا شمار کرنا دن کے وقت چاند نظر آنے کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ 30 تاریخ مکمل ہونے کی وجہ سے کیونکہ 30 تاریخ کو مینہ پورا ہو جاتا ہے چاہے چاند نظر یا نہ آئے؛ اس کی وجہ یہ ہے کہ "البدائع" اور "الفتح" میں موجود صراحت کے مطابق دن کے وقت

چاند دیکھنے کے بارے میں اختلاف اس وقت ہے جب وہ رمضان یا شعبان کی 30 تاریخ کو دیکھا جائے جس میں شک ہو کہ یہ دن کس ماہ کا ہے، چنانچہ اگر جمجمہ کا دن 30 تاریخ کو بتا ہوا اور جمجمہ کو دن کے وقت بلال نظر آجائے تو ابو یوسف کے ہاں جمجمہ کا دن آئندہ میں کا پہلا دن ہو گا، جبکہ دونوں [ابو حنیفہ و محمد] کے ہاں اس روایت کا کوئی اعتبار نہیں ہے؛ چنانچہ ان کے ہاں میمنے کی ابتدا بہفتے سے ہو گی، اور بہفتے سے نئے میمنے کی ابتدا تو ہونی ہی تھی چاہے چاند نظر آئے یا نہ آئے؛ کیونکہ قمری میمنوں میں دونوں کی تعداد 30 سے زیادہ نہیں ہوتی، لہذا دن کے وقت چاند دیکھنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

اب اس صورت میں اہل علم کا یہ کہنا کہ 30 تاریخ کو دیکھا جانے والا چاند آئندہ رات کا شمار ہو گا یہ اصل میں بیان حقیقت اور ان لوگوں کی صریح خالصت ہے جو اس چاند کو گزشتہ رات کا شمار کرتے ہیں، اس پوری تفصیل سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ علمائے کرام کا یہ کہنا کہ دن کے وقت دیکھا جانے والا چاند معقب نہیں ہے اور یہ کہنا کہ یہ چاند آئندہ رات کا ہو گا ان دونوں باتوں میں کوئی تصادم نہیں ہے۔

اختلاف کی صورت اس وقت بنتی ہے جب چاند ایسی 30 تاریخ کو دن کے وقت دیکھا جائے جو مشکوک ہو؛ کیونکہ اگر 29 تاریخ کو دن کے وقت چاند نظر آئے تو کوئی بھی اسے گزشتہ رات کا چاند نہیں کہتا؛ کیونکہ اس سے یہ لازم آتا ہے کہ قمری میمنہ 28 دونوں کا ہو گا، جیسے کہ کچھ محققین نے یہ بات صراحت کے ساتھ لکھی ہے "انتہی حاشیۃ ابن عابدین" (2/392)

ابن عثیمین رحمہ اللہ جاوی رحمہ اللہ کی بات "اگر دن کے وقت چاند نظر آئے تو وہ آئندہ رات کا ہو گا" پر بصیرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"یہاں مؤلف کا مطلب اور مقصود یہ نہیں ہے کہ چاند آئندہ رات کا ہو گا بلکہ انہوں نے اسے گزشتہ رات کا چاند قرار دیتے والوں کی نفع کرنا چاہی ہے؛ کیونکہ کچھ علماء یہ کہتے ہیں کہ جب بلال دن کے وقت سورج غروب ہونے سے پہلے نظر آئے تو یہ گزشتہ رات کا چاند ہو گا، اس لیے لوگوں کو اس دن روزہ رکھنا ہو گا، جبکہ کچھ علمائے کرام نے زوال سے پہلے اور بعد میں نظر آنے پر تفصیل بیان کی ہے۔"

ماتا ہم صحیح بات یہی ہے کہ دن کے وقت نظر آنے والا چاند گزشتہ رات کا نہیں ہے "انتہی الشرح الحسن" (6/307).